کوئی حصہ نہ تھا اب وہ کافی حد تک بااختیار ہوگیا۔ وہ فعلا چیف منسٹر بن گیا۔ وہ ریاستی امور میں حد سے بڑھ گیا۔ لہذا مہاراجہ نے فرنگی چیف سیکریٹری کو ملک بدر کر دیا۔

ایک سال بعد مہاراجہ دنیا سے چل بسے۔ پرتاب سنگھ کی وفات کے بعد عنان حکومت امر سنگھ کے ہاتھ آئی، وہ کمانڈر انچیف اور مہاراجہ دونوں عہدوں پر فائز ہوا۔ وہ دیوان امرناتھ کو چیف منسٹر مقرر کر کے امور سلطنت چلانے لگا۔

پرتاب سنگھ کی ملکی ترقی و انتظامات:

سٹیٹ کونسل کے زیر انتظام ملک میں بڑے بڑے انقلابات رونما ہوئے۔ تمام پرانے طریقہ انتظام ختم ہو گئے، جدید نظاموں نے رواج پایا۔ سب سے اہم اور عظیم کام اصلاح بندوبست اراضی عمل میں آئی۔ سر والٹر لارنس نے پوری ریاست میں انتہائی محنت اور جانفشانی، قابلیت اور حکمت عملی سے اس کام کو انجام تک پہنچایا۔ اگر چہ ہر جگہ مفاد پرست اور خودغرض لوگوں نے اس کی شدید مخالفت کی، مگر اس قابل تحسین آفیسر نے نہایت حسن تدبیر اور تدبر سے ہر مخالف کے ہاتھوں کو کاٹ ڈالا اور تمام مخالفتوں اور رکاوٹوں کے باوجود بندوبست اراضی کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر غریب اور زراعت پیشہ لوگوں کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس سے قبل تمام ریاستی اراضی حکومتی یا راجہ کا متصور ہوتا تھا۔ راجگان جب کبھی کسی پر ناراض ہوں یا کسی پر خوش ہوتا تو غریبوں کی زمینوں کو لہلہاتے کھیتوں اور سبزہ زاروں کو بڑی سفاکی اور بے دردی سے دوسرے کے حوالے کر دیتے تھے۔ بلتستان کی پوری تاریخ ایسے سفاکانہ واقعات اور شقاوت قلبی کے مظاہر سے بھری پڑی ہے۔

بندوبست اراضی کے ذریعے بددیانت اور خائن ملازمین خاص کر محکمہ مال کے عمال و آفیسران اور بااثر اشخاص کی خیانتوں سے غرباء کو امن دلایا۔

چند سال کے اندر محکمہ مال کو پرانی وضع کے عمال و آفیسران سے تعلیمی معیار، جدید اصولوں یا بذریعہ پنشن صاف کر دیا گیا۔ اس طرح محکمہ مال کو مجموعی لحاظ سے عمدہ اور بہتر کر دیا گیا۔

محکمہ حساب کے دفتر دیوانی کے بجائے اکاؤنٹنٹ جنرل کا دفتر قائم کیا گیا۔ اکاؤنٹنٹ جنرل مسٹر کرنینڈر نے بڑی جانفشانی اور کمال محنت سے چند سال کے اندر تمام پیچیدگیاں دور کر کے حساب کا کام آئینہ کے مانند صاف کر دیا۔

(جاری ہے)

نسلِ نو کی خرابی کا ذمہ دار کون؟

محمد ابراہیم ...... جامعہ قراقرم گلگت

اگر بنجر زمین میں ہم مکئی بوتے ہیں تو ہمیں مکئی کی فصل ہی کاٹنے کو ملے گی، اگر ہم کانٹے بوئیں گے تو کانٹے ہی کاٹنے پڑیں گے۔ یہ تو آپ کی محنت پر منحصر ہے کہ آپ اُس کی کتنی رکھوالی کرتے ہیں۔ اگر سیب کے درخت کی بے کار شاخوں کو کاٹ کر اس کو ہر طرح کے مضر آب وہوا سے محفوظ رکھو گے تو یہ ایک دن تناور درخت بن کر عمدہ ولذیذ پھل فراوانی سے دے سکے گا۔

ایک بچے کا ذہن پیدائشی طور پر خالی کاغذ کی مانند ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کافر کے ہاں بھی جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو پیدائشی طور پر مسلمان ہی پیدا ہوتا ہے۔☆ باقی مسلمان اور کافر کی تقسیم بعد میں ہوتی ہے۔ کافر والدین کا فرانہ ماحول ہی بچے کو فراہم کرتے جس کی وجہ سے بچہ بعد میں والدین کی طرح کافر ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بچے کا ذہن Blank Paper ہوتا ہے اور بچہ ایک درخت کے مانند ہے۔ جس طرح آپ اس کی پرورش کریں گے، اُسی سمت میں بچہ چلے گا۔

نہایت ہی افسوس کے ساتھ ہمیں اپنے آپ کو ''مجرم'' کہنا پڑ رہا ہے، کیونکہ ہمارے بچے دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ اُن کی توجہ تعلیم کی طرف نہیں نہ انہیں دین اسلام سے لگاؤ ہے۔ نعرے تو بہت لگاتے ہیں لیکن عمل کی باری آتی ہے تو میلوں دور...... میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب قصور ہمارا ہی ہے۔ اس میں اساتذہ، والدین اور سوسائٹی سب

☆ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''كل مولود يولد على الفطرة فأبواه يهوّدانه أو ينصّرانه أو يمجّسانه'' ''ہر بچہ فطرتِ سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی (وغیرہ) بنا دیتے ہیں۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کی تائید وتفسیر میں یہ آیت پیش کرتے تھے: ﴿فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله﴾ ''اللہ پاک کی طرف سے یہی وہ فطرت ہے جس پر اس نے تمام لوگوں کو پیدا فرمایا، اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں۔'' [الروم / ۳۰، بخاری الجنائز باب إذا أسلم الصبی فمات هل يصلى عليه؟ ، التفسير باب ﴿لا تبديل لخلق الله﴾ ، مسلم القدر باب معنى كل مولود......] یعنی پیدائشی طور پر ہر بچہ ''مسلمان'' نہیں ہوتا بلکہ اس میں دین فطرت (اسلام) قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اسی معنی کی طرف امام بخاریؒ نے عنوان باب میں بھی اشارہ کیا ہے۔ واللہ أعلم (عبدالوہاب خان)